ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

بتوفیق خدای عز وجل و تائید خالق لم یزل رسالہ مشتمل بر مسائل ضروریہ فی عقیدے سے بھی فرما

ہدایات الاضاحی

١٢٧٢ھ

از تالیفات مولانا جناب مفتی محمد عنایت احمد صاحب باہتمام فقیر حقیر رشید محمد

مطبع سید المطابع دہلی طبع شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ فالق الفجر ومفضل اللیالی العشر والصلوٰۃ والسلام عدد الشفع والوتر علی سید الانبیاء والہ واصحابہ ذوی الفخر

یہ رسالہ ہی مشتمل تین ہدایت اور ایک خاتمہ پر **ہدایت اول** فضائل عشرہ اولی ذیحجہ اور صوم یوم عرفہ اور ثواب قربانی کے بیان مین **ہدایت دوم** مسائل قربانی کے بیان مین **ہدایت سوم** تکبیرات تشریق کے بیان مین **خاتمہ** عقیقہ کی بیان مین اور یہ رسالہ سنہ ۱۲۷۲ ہجری مین تالیف ہوا اور مقصود بالذات اس سے ہدایت مسائل قربانی ہے لہذا نام اسکا **ہدایات الاضاحی** کیا

ہدایت اول فضائل عشرہ اولی ذیحجہ اور صوم یوم عرفہ اور ثواب قربانی کی بیان مین ❊

قال اللہ تعالی والفجر ولیال عشر قسم ہے صبح کی اور راتون دس کی اکثر مفسرین نے لکہا ہی کہ لیال عشر سے عشرہ اولی ذیحجہ کا مراد ہے پس اس آیت سے فضیلت اس عشرہ کی تحقیق ہوتی ہے کہ خدا تعالی نے اوسکی قسم کہائی اور بخاری مین ہے کہ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ان دس روز ذیحجہ مین آدمی جو کچہہ عمل صالح کرے جیسا پسند اور محبوب اللہ تعالی کو ہوتا ہی ایسا اور دنو نکا عمل نہین ہوتا صحابہ نے عرض کیا کہ راہ اللہ کی مین جہاد کرنا بہی ان دنون کے عمل صالح کے برابر نہین ہے آپ نی فرمایا کہ وہ بہی نہین ہے

مگر جو آدمی اپنا جان اور مال لیکر نکلے اور پہر کچہہ پہر کر نہ لائے یعنی اللہ کی راہ مین شہید ہو جاوے اور مال
بہی اوسکا اوسی راہ مین جاوے **ف** اس حدیث سے کمال بزرگی ان دنون کی معلوم ہوتی ہی سوا
ایسی جہاد کے جس مین آدمی اپنا جان مال خدا تعالی کے فدا کری اور کوئی عمل ان دنونکی عمل صالحکی برابر ثواب
مین نہین اور شیخ عبد الحق دہلوی نے ما ثبت بالسنۃ مین لکہا ہی کہ قول پسندیدہ یہی ہی کہ دنون مین دس دن
اول ذیحجہ کے سب دنون سے افضل ہین اس لئے کہ ان دنون مین عرفہ داخل ہے جو افضل ایام ہی اور راتون مین دس
راتین آخر رمضان کی افضل ہین اس لئے کہ ان راتون مین لیلۃ القدر داخل ہے جو افضل لیالی ہے پس
مسلمان کو چاہیی کہ ان دنون مین ہر قسم کی عبادت کری خیرات کرے یکم سے عرفہ کے دن تک روزہ
رکہی شب بیداری کرے نظلیف پڑہے کہ ہر عبادت کا بہت زیادہ ثواب ملی گا اور سب گناہون سے پرہیز
رکہی اسواسطے کہ جن اوقات مین عبادت کا ثواب زیادہ ہوتا ہے ان اوقات مین گناہ کا عذاب بہی
ویسا ہی زیادہ ہوتا ہی صحیح مسلم مین ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو آدمی
ہر مہینی مین تین روزے رکہی اور رمضان کے روزی رکہی اوسکو صیام دہر کا ثواب ہوتا ہی یعنی گویا اوسنی
ساری عمر روزی رکہی اور عرفہ کے دن روزہ رکہنا کفارہ ہو جاوی گا ایک برس پہلی کا اور ایک
برس پیچہی کا اور عاشورا کے دن روزہ رکہنا کفارہ ہو جاوی گا ایک برس پہلی کا یعنی جو شخص عرفہ کی
دن روزہ رکہی اوسکی ایک برس پہلی اور ایک برس پیچہی کے سب گناہ معاف ہو جاوین گے
اور ترمذی اور ابن ماجہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نی فرمایا کہ کوئی عمل آدمی کا عید اضحی کے دن محبوب تر قربانی سے نہین اور بیشک آوے گی قربانی قیامت
کے دن ساتہ اپنی سینگون اور بالون اور کہرون کے یعنی ترازوی اعمال مین قربانی کرنے والی کی یہ
سب چیزین ساتہ نیکیون کے تولی جائین گی اور بیشک خون قربانی کا اللہ تعالی کے نزدیک اوسکا
ایک مرتبہ ہو جاتا ہی قبل اسکی کہ زمین پر پڑے سو تم لوگ قربانی سے خوشدل ہو اور امام احمد اور ابن ماجہ
نے زید بن ارقم سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے صحابہ نی پوچہا کہ قربانی کی کیا
حقیقت ہی آپ نی فرمایا کہ تمہارے باپ ابراہیم کی سنت ہی صحابہ نی عرض کیا کہ ہمین اسمین کیا ملتا ہے
آپ نی فرمایا کہ عوض ہر بال کے ایک نیکی کا ثواب ملی گا صحابہ نی عرض کیا کہ اونکی بالون کے عوض بہی
یا رسول اللہ آپ نے فرمایا کہ بعوض ہر بال کے اون کے ایک نیکی ہی **ف** اس حدیث سے بڑا ثواب

قربانی کا ثواب ہوتا ہی کہ ایک مینڈھا ذبح کرنے مین لاکھون نیکیونکا ثواب حاصل ہوتا ہی اور
بالونکا حال صحابہ نے اس لئی پونچھا کہ اونکے بال تیلی پتلے بکثرت ہوتے ہین آپ نے ارشاد
کیا کہ خدا تعالی کے ہان کچھہ کمی نہین ہے بعوض ہر بال اون کے بھی ایک نیکی کا ثواب ملیگا

ہدایت دوسری مسائل قربانی کی بیان مین

قربانی واجب ہے اوس شخص پر جو مالک مالیت ساڑہے سات تولہ سونا یا ساڑہے باون تولہ چاندی
زائد حاجت اصلی سے ہو اور اسقدر یا اس سے زیادہ کا قرضدار نہو حاجت اصلی سے رہنی کا مکان
اور پہنی کے کپڑے اور خانہ داری کا ضروری اسباب مراد ہے اور قربانی کی بہت تاکید ہی ہدایہ مین
ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ جو شخص مقدور ہو اور قربانی نکرے وہ ہماری عیدگاہ
کے پاس نہ پہٹکی مسئلہ قربانی صرف اپنی ذات کیطرف سے واجب ہوتی ہے اولاد کیطرف سی اگرچہ
صغیر ہون اور ایسے ہی غلام کیطرف سے واجب نہین ہوتی اور زوجہ کیطرف سی نہ قربانی واجب ہے
نہ صدقہ فطر مگر زوجہ اگر خود مقدور رکہتی ہو تو وہ اپنے پاس سے کریگی مسئلہ مسافر پر قربانی واجب نہین
مسئلہ ہر شخص اپنی جانب سی ایک بکری بکرا یا بہیڑ یا مینڈھا ذبح کری اور گائی اور اونٹ سات آدمیونکی
طرف سے ہو سکتی ہین مگر شرط یہی کہ ساتون آدمیونکی نیت قربانی کی ہو اگر اون مین سے ایک کا یہ ارادہ ہو
کہ مین اپنے حصہ کا گوشت بیچ لونگا اور چھہ آدمیون کی نیت قربانی کی ہو تو وہ جانور اگر ذبح ہو گا سب
کی قربانی نہوگی مسئلہ بکری کا بچہ ایک سال سے کم کا اور بہیڑ کا بچہ چھہ مہینی سے کم کا اور گائی بیل
دو برس سے کم کا اور اونٹ پانچ برس سے کم کا قربانی مین جائز نہین مگر جو بہیڑ کا بچہ چھہ مہینی کا ہو
وہ تب جائز ہے کہ ایسا فربہ اور قوی ہو کہ اگر ایک برس کے بچون سے اوسی ملا دین تو بعض
ملجاوی اور ویسا ہی معلوم ہو مسئلہ بہینس بہینسا بہی قربانی مین حکم گائی بیل کا رکہتی ہین ہدایہ ۱۲
و عینی شرح کنز و در مختار مسئلہ وقت قربانی کا صبح دسوین تاریخ ذیحجہ سے بارہوین تاریخ کی غروب
آفتاب تک ہے مگر جو لوگ کے شہر مین رہتی ہین اونکو قبل نماز عید کے قربانی کرنا جائز نہین ہے
گانوں والونکو جائز ہے مسئلہ ایام قربانی مین رات کو بہی قربانی کرنا جائز ہی مگر مکروہ تنزیہی ہی در مختار
مسئلہ ان جانورونکا نہایت دبلا کہ جسکی ہڈیون مین مغز نرہا ہو اور ایسا لنگڑا کہ ذبح کی جگہ تک نجا سکے

نہ چل سکی اور بیمار جانور جسکی بیماری ظاہر ہو قربانی کرنا جائز نہیں اور اسی طرح جس جانور کا تہائی سے
زیادہ کان کٹا ہو یا تہائی سے زیادہ دم کٹی ہو جائز نہیں مسئلہ جس جانور کے دانت نہوں وہ بہی
جائز نہیں اور جسکے کچہہ دانت گر گئے ہوں اور اکثر باقی ہوں جن سے گہاس کہا سکتا ہو تو وہ جائز ہے
مسئلہ جس جانور کے پیدایشی کان نہوں وہ بہی جائز نہیں ہان اگر چہوٹے چہوٹے کان خلقی ہوں تو جائز
ہے مسئلہ جس جانور کے ناک کٹی ہو وہ بہی جائز نہیں جس جانور کے سینگ نہوں یا ٹوٹ گئے ہوں
وہ جائز ہے اور خصی جانور بہی جائز ہے مسئلہ قربانی کے گوشت مین سے آپ بہی کہاوے اور
دوست آشناؤن کو اگرچہ غنی ہوں کہلائے اور کچہہ چہوڑے اور بہتر یہ ہے کہ بقدر ایک تہائی کے
خیرات کرے مسئلہ درمختار مین لکہا ہے کہ اگر آدمی بہت کنبے والا ہو اور وہ اپنے کنبے کے اچہی طرح
گوشت کہلانے کے لئے قربانی مین سے گوشت خیرات نکرے تو اوسکو یہی بہتر ہے مسئلہ
مستحب یہی ہے کہ اپنی قربانی اپنے ہاتہہ سے ذبح کرے اور جو آپ ذبح نکر سکے مثلا عورت ہو تو دوسرے
سے ذبح کرواے اپنے سامنے ہدایہ مین ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بی بی
فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ اوٹہو اپنی قربانی کے پاس حاضر ہو اوسکی اول قطرہ خون کے
ساتہہ تمہارے سب گناہ معاف ہوجائینگے اور عنایہ مین اس حدیث کا تمام یوں لکہا ہے
کہ قربانی کو ساتہہ خون اور گوشت کے لاکر تمہارے ترازوے اعمال مین رکہینگے ستر گونہ کرکے
حضرت ابو سعید خدری نے عرض کیا کہ یہ ثواب آپکی اہلبیت کیلئے بالخصوص ہے یا سب مسلمانوں کیلئے
آپ نے فرمایا کہ اہلبیت کیلئے بہی ہے اور سب مسلمانوں کیلئے بہی مسئلہ قصاب کو کہال قربانی کی جو دیا کرتے ہین مزدوری مین
جائز نہیں بلکہ چاہیے کہ کہال کو خیرات کردے یا اوس سے ایسی چیز بنالے جو باقی رہے جیسے مشک یا ڈول یا کتاب کے
جلد بنوالی اور اگر بیچ ڈالی تو قیمت کو اوسکی خیرات کردے اور اگر کہال کو ایسی چیز سے بدل لے جو چیز باقی رہے اور کام مین آئے
مثلا چہلنی ہے تو بہی جائز ہے مسئلہ اگر قربانی آدمی کی ذمہ پر واجب تہی اور اوسنے نکی اور ایام قربانی
کے تمام ہوگئے تو اوسکو چاہئے کہ قیمت قربانی کے صدقہ کرے اور اگر قربانی اوسپر واجب
نہ تہی اور اوسنے جانور واسطے قربانی کے خریدا تہا اور اتفاق قربانی کرنے کا ایام قربانی
مین نہوا تو اوسپر واجب ہے کہ اوس جانور کو خیرات کرے

ہدایت تیسری تکبیرات تشریق کے بیان میں

ہر مسلمان پر واجب ہے کہ بعد نماز فرض کے فجر ایام عرفہ سے تیرہوین تاریخ عصر تک ایکبار کہے
اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد یہ مذہب امام محمد اور امام ابو یوسف رحمہما اللہ
کا ہی کہ انکی نزدیک کچھ قید جماعت کی اور مقیم ہونے کی اور شہر کی نہین جو شخص نماز فرض پڑہے
مرد ہو یا عورت مسافر ہو یا مقیم گانون مین یا شہر مین تکبیرات تشریق کہی اور یہی انکی نزدیک تیرہوین
تاریخ کی عصر تک تکبیرات تشریق کہنا واجب ہے اور امام صاحب کے نزدیک فجر عرفہ سے عصر
روز عید تک تکبیرات تشریق کہی بشرطیکہ بجماعت نماز پڑہے اور مقیم ہو اور شہر مین ہو در مختار
مین لکہا ہی کہ فتوی صاحبین کے قول پر ہے **مسئلہ** امام صاحب کے نزدیک بہی مسافر پر جو اقتدا
مقیم کی کرے تکبیرات تشریق واجب ہین **مسئلہ** تکبیرات تشریق کا چلا کی کہنا سنت ہے مگر عورت چپکی
سے کہی چلا کی نہ کہے **مسئلہ** اگر امام تکبیرات تشریق کہنا بہول جاوے تو مقتدی چلا کی کہے
کہ امام کو بہی یاد آجاوی **ف** حقیقت تکبیرات تشریق کی یہ ہے کہ بحکم حضرت رب العزت جل جلالہ حضرت
ابراہیم علیہ السلام نی جب حضرت اسماعیل علیہ السلام کو واسطے ذبح کی لیجانا چاہا خدای تعالی کا حکم حضرت
جبرئیل کو ہوا کہ وہ ایک دنبہ جنت سے واسطے فدیہ حضرت اسمٰعیل کے لیکر آئی لہذا انہون نی کہا اللہ اکبر اللہ اکبر
یا مین قصد کہ حضرت ابراہیم فدیہ کی آنے پر مطلع ہو جاوین جب حضرت ابراہیم نی حضرت جبرئیل کی تکبیر سنی
اور وہ سمجہی کہ یہ فدیہ لیے آتے ہین اونہون نے کہا لا الہ الا اللہ واللہ اکبر توحید الٰہی بیان کی اور تکبیر کہی
پہر حضرت اسماعیل علیہ السلام نے جب دونون کا کلام سنا اور انکو معلوم ہوا کہ میرے عوض فدیہ آیا
اونہون نے کہا اللہ اکبر وللہ الحمد حمد الٰہی ساتہ تکبیر کے بجالائی سو باتباع اس سنت کی امت جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم پر اللہ جل جلالہ نی تکبیرات تشریق کو واجب کیا ہی مقصود یہ ہے کہ ان تکبیرون سے اس محبوب
یاد کرین اور سمجہ لین کہ انبیای کرام علیہم السلام کسقدر اطاعت الٰہی مین سرگرم تہی کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام
نے بیٹی کی جان اور حضرت اسماعیل علیہ السلام نے اپنی جان سے دریغ نکی پس مسلمانون کو
ایسا ہی سرگرم ہونا بجا آوری احکام الٰہی مین چاہیی یہان تک احکام متعلق بماہ ذیحجہ تمام ہوئی اور نماز
عید اضحی کا اس لئی ذکر نہوا کہ مشرح تذکرہ اوسکا رسالہ الدر الفرید فی مسائل الصیام والقیام والعیدین مین ہو چکا

خاتمہ بیان عقیقہ میں

چونکہ قربانی سے عقیقہ کو مناسبت ہی لہذا مناسب معلوم ہوا کہ اِس رسالہ کی آخر مین احکام عقیقہ کی بھی لکھی
جاوین صحیح بخاری مین ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ ہر لڑکی کے ساتھہ ایک عقیقہ ہی
اوسکی جانب سی خون بہاؤ اور گھن اوس سے دور کرو یعنی بعد پیدا ہونے لڑکے کی عقیقہ کرنا چاہئی بکری
بکرا ذبح کرے اور اوسکے بال منڈائے اور امام احمد اور ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی نے روایت کی ہے
کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر لڑکا گرو ہی بعوض اپنی عقیقہ کی ساتوین دن اوسکی
طرف سی جانور ذبح کیا جاوے اور نام رکہا جاوی اور سر اوسکا مونڈا جاوی گرو ہونی کی معنی بعضی علمانی لکھی
ہین کہ جب تک لڑکی کا عقیقہ نہوگا خیر و برکت شامل حال اوسکے نہوگی اور احمد نی یہ معنی فرمائی ہین کہ وہ لڑکا
ماں باپ کی شفاعت نکریگا اور بعضون نی کہا ہے کہ گرو ہونی کے معنی یہ ہین کہ لڑکا عقیقہ سی پہلی گھن اور
آلایش رحم میں پھنسا رہتا ہے عقیقہ کی ساتھہ بال منڈتی ہین تو اوس سے خلاص ہوتا ہی امام مالک اور امام
شافعی کے نزدیک اور امام احمد کی ایک روایت مین عقیقہ سنت ہی اور ایک روایت میں امام احمد کے واجب ہے اور
حنفیہ کے نزدیک اگرچہ سنت نہین ہے مگر اسپر عمل بطور استحباب کے ہی اور یہ حدیث جو ابو داؤد اور نسائی نی روایت
کی ہی کہ جسکی لڑکا پیدا ہوا اور دوست رکہی وہ اوسکا عقیقہ کرنا تو بیٹی کے لئی دو بکریان ذبح کرے اور بیٹی
کے لئی ایک بکری موافق مضمون استحباب کے ہی مسئلہ جب لڑکے کا پیدا ہو ساتوین دن اوسکا عقیقہ کیا جاوی بیٹے کے
لیے دو بھیڑ یا بکریان نر یا مادہ اور بیٹی کے لئے ایک ذبح کی جاوی اور اوسی وقت اوس لڑکے کا سر مونڈا جاوی
اور بالون کو تول کر اوسقدر چاندی خیرات کر دی اور بالونکو زمین مین دفن کر دی مسئلہ جو شرائط قربانی کی جانور
مین ہین وہ عقیقہ کے جانور مین بھی ہین ف یہ جو مشہور ہے کہ اصول لڑکے کی یعنی ماں باپ دادی دادا نانا نانی
عقیقہ کے گوشت مین سی نہ کہاوین اسکی لئی کوئی سند معتبر پائی نہین جاتی جب عقیقہ کا حکم قربانی کا سا ہی اور
قربانی مین جو کسی کی کہانی کی ممانعت نہین پس عقیقہ مین کیا وجہ ہی اور تحفۃ المشتاق مین جو حدیث
الغلام مرتہن بعقیقتہ سی اس بات پر استدلال کیا ہی کہ جب تک کی لڑکا گروسی چہوٹ جاتا ہی پس عقیقہ فدیہ
ہی لڑکے کا اوسکی ماں باپ کی جانب سی اور فدیہ دینے والی کو فدیہ مین سے نہ کہانا چاہیی سو یہ استدلال
نہایت ضعیف ہے اس واسطے کہ عقیقہ مثل قربانی کے فدیہ بذبح ہی نہ گوشت پس گوشت کی نہ کہانی کی کوئی

رجہ نہیں ہے لہذا قربانی کے گوشت میں سے اگرچہ کچھ بہی خیرات نکرے عبادت قربانی ادا ہو جاتی ہی اور
اگر فدیہ بگوشت ہوتا تو سب گوشت کا خیرات کرنا واجب ہوتا اور آپ کہانا جائز نہوتا مثل صدقہ
فطر اور فدیہ صوم کے مسئلہ بہتر یہ ہے کہ عقیقہ کی ہڈیونکو نہ توڑی جوڑون پر سے ہڈیونکو الگ کری اور گوشت
کو پکا کر یا کچی دو حصہ گوشت ہمسایہ کو بہی دے اور غریبونکو کہلاوے اور کچہ خیرات بہی کری اور ران قابلہ یعنی دائی جنائی
کو دی مسئلہ بعضی عوام کی عادت ہے کہ کہال عقیقہ کی اور ہیری اور بعضی اجزا اور دفن کر دیتی ہین یہ جائز
نہین بوجہ تضییع مال ہے کہال کو چاہیے کہ جسطرح قربانی کی کہال استعمال مین آتی ہے اسی طرح استعمال کرے
اور سر کو پکا کی کہال اور جو بعضونکو یہ شبہہ ہوتا ہے کہ سری پکاوینگے تو ہڈی سر کی توڑنی پڑیگی مغز
نکالنی کے لئے سو عقیقہ کی ہڈی کا توڑنا کچہ گناہ نہین ہے جہان تک بغیر توڑے ہڈی کا کام نکلے ہڈی نہ توڑے
اور دفن کر دینی اور تضییع مال ہے ہڈی کا توڑنا بہتر ہے اور بعضی علمانی لکہا ہے کہ سری اور پائی حجام
سر مونڈنی والی کو دیدے ف سنت یہی ہے کہ ساتوین دن بروز عقیقہ لڑکے کا نام کہا جاوے جیسا کہ اکثر حدیثون میں
آیا ہی اور چاہیے کہ عقیقہ کرنی سے پہلی نام تجویز کر لی تاکہ دعای عقیقہ مین لے سکے مسئلہ وقت ذبح جانور عقیقہ
کے یہ دعا پڑہی اللّٰہم ہذہ عقیقۃ ابنی فلان دمہا بدمہ ولحمہا بلحمہ وعظمہا بعظمہ وجلدہا بجلدہ وشعرہا بشعرہ اللّٰہم
تقبلہا منی واجعلہا فداء لابنی من النار بسم اللّٰہ اللّٰہ اکبر اور فلان کی جگہہ اوس لڑکے کا نام لیوے
اور لڑکی کے واسطے ابنی کی جگہہ بنتی کہی اور بدمہ ولحمہ وبعظمہ وبجلدہ وبشعرہ کی جگہہ بدمہا ولحمہا وعظمہا و
بجلدہا وبشعرہا کہی اور لابنی کی جگہہ لابنتی کہے ف یہ دعا بزرگون سے منقول ہے اور اگر یہ دعا نہ آتی
تو بہی عقیقہ صحیح ہے مسئلہ اگر ساتوین دن اتفاق عقیقہ کا نہو تو چودہوین دن کری یا اکیسوین دن
یا اٹہائیسوین دن وعلی ہذا القیاس الحمد للہ کہ یہ رسالہ تمام ہوا خدای تعالی اسے قبول کرے اور
مسلمان بہائیون کو اس سے نفع دی اور مولف کو نعمای باطنی اور ظاہری عطا فرماوے اور خاتمہ اوسکا
بخیر کری المولف العبد المعتصم بذیل سید الانبیاء محمد عنایت احمد غفر لہ الصمد آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

والصلوۃ والسلام علی حبیبہ سید المرسلین وآلہ واصحابہ اجمعین

الحمد للہ والمنۃ کہ یہ رسالہ مطبع سید المطابع واقع دہلی کوچہ فولاد خان باہتمام اضعف عباد اللہ
سید محمد شہر ذیقعدہ سنہ ۱۲۶۹ ہجری مین چہپا